تبلیغ اسلام

اسلام کسی ایک قوم، ایک ملک یا ایک خاندان کی سرفرازی کا پیغام لے کر نہیں آیا۔ یہ تو ساری انسانیت کے شرف و سعادت کا پیغام ہے۔ یہاں برہمن اور چمار، سید اور نجار کا سوال نہیں۔ جو اس سربلندی کے پروگرام کو اپنائے اور اپنے اخلاق کو اس کے مطابق بہتر بنا لے۔ وہی امت محمدی ﷺ میں سردار ہے کسی کو اگر اتنی سیدھی بات سمجھانے کے لئے کوئی وقت نکال سکو تو تم نے تبلیغی فرض پورا کر دیا۔ لو دیکھا تم تو ہر شخص کے دل لگتی بات کہنے سے شرمندہ ہو۔ گویا تم کسی خاص نسل، خاندان یا ملک کی فوقیت منوانے کے لئے دوسری قوم و ملک کو دھکہ دینا چاہتے ہو۔ سنو! اسلام ایک نسلِ انسانی کا قائل ہے۔ ملک کی حد بندیوں کو قبول نہیں کرتا۔ انسانوں میں سیاسی غلامی کا روادار نہیں۔ اور اقتصادی لوٹ کھسوٹ کو برداشت نہیں کرتا۔ نہ امراء اور غریب طبقات کا حامی ہے۔ پس انسانیت کی اسی نور کی طرف رہنمائی کرو۔ بخدا یہ امر انسانیت کے تقاضوں سے دور ہے کہ دنیا کفر کی موت مرے۔ اور تم اس دوزخ کا ایندھن بننے سے بچانے کی کوئی سعی نہ کرو۔

یہ نماز روزے کس کام کے اگر تم اندھوں کو غار میں گرنے سے خبردار نہ کر سکو۔ کفر کی گہرائیاں تو غار کی تاریکیوں سے زیادہ خوفناک ہیں۔ تمہارا دین کس کام کا، اگر ہمسایہ کو نارِ جہنم سے نہ بچا سکو۔ مذہب تو رحم کا سرچشمہ ہے۔ تمہارا مذہب کیا ہے کہ تم اہلِ وطن کو دوزخ کی آگ اور اس کے شعلوں کے حوالے کر دو۔ اسلام کیسی بڑی نعمت اور کفر کیسا دردناک عذاب ہے۔ خودغرض دھوکے میں نہ رہیں۔ تمہیں اگر اسلام کی نعمت ملی ہے تو یہ نہ ختم ہونے والی چیز اوروں کو پہنچاؤ اور لوگوں کو کفر کی تاریکیوں سے بچاؤ، اگر تم میں یہ تڑپ نہیں تو سمجھ لو کہ تمہارا دل سوز و گداز پیدا کرنے والے اسلام سے محروم ہے۔ دل میں نورِ اسلام ہو تو وہ انسان کو آتش بجان بنا دیتا ہے۔ اور دل ایک نہ بجھنے والی شمعِ نور بن جاتا ہے۔ جس سے اور شمعیں روشن ہو جاتی ہیں۔

مفکر احرار چودھری افضل حق ؒ
خطبہ صدارت احرار تبلیغ کانفرنس
دہلی ۳۰ اپریل۔ ۱۹۴۱ء